احسان الٰہی ظہیر

مرزائی مفتری!

پیغامِ صلح کے نام

مرزائی منافقوں کی جماعت لاہور کے ہفت روزہ پرچے "پیغام صلح" نے ایک دفعہ پہلے ہم پہ دشنام دہی کا الزام تراشا تھا جس کا مدلل و مثبت جواب ہم نے "ترجمان الحدیث" میں اسی وقت تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ مدیر "پیغام صلح" سے چوک ہوئی، سبّ و شتم پیشۂ سفہاء ہے۔ اسے ہم نے نہیں ان کے مزعوم "مجدد و مصلح" مرزا غلام احمد قادیانی نے اختیار کیا اور اب امت مرزا اسے شعار بنائے ہوئے ہے چنانچہ تب سے اب تک مدیر "پیغام صلح" کو ہمارے جواب کی ہمت نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنی خاموشی سے انہوں نے ہمارے جواب کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اب کے ۹ رجون ۱۹۷۱ء کے شمارے میں شاید اپنی پہلی خفت کو مٹانے کے لیے یا اپنی عادت قدیمہ سے مجبور ہو کر پھر ہمارے خلاف ایک بہتان باندھا اور جھوٹ گھڑا ہے۔ چنانچہ "ایک اور شرانگیز کتاب" کے عنوان سے اداریہ میں مدیر ترجمان الحدیث کی عربی کتاب "القادیانیہ دراسات وتحلیل" کے متعلق یوں گوہر فشانی کی گئی ہے:

"مخالفین حق (مرزائیت) کی تعداد میں ایک نیا اضافہ جماعت اہلحدیث کے قائد مولوی احسان الٰہی ظہیر کی صورت میں پیدا ہوا ہے۔ جنہوں نے احمدیت کے خلاف ایک اور شرانگیز کتاب عربی زبان میں "القادیانیہ دراسات وتحلیل" کے نام سے شائع

کی ہے اور اب شیخ محمد اشرف صاحب ناشر انگریزی کتب اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں شائع کر رہے ہیں۔ اس کتاب کو ہم نے شر انگیز کا خطاب دیا ہے۔ کیونکہ اس کا جو مقدمہ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں شائع ہوا ہے وہ از سرتا پا غلط بیانیوں اور شر انگیزیوں سے بھرا ہوا ہے" ؎۱

اور وہ غلط بیانیاں اور شر انگیزیاں کیا ہیں؟

"وہ تحریک جس کا سارا انحصار مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے شائع ہونے والی پاک تعلیمات پر ہے .... اس تحریک پر یہ الزام کہ وہ مسلمانوں کو مکہ و مدینہ سے منقطع کرنے کے لیے کھڑی کی گئی ہے پرلے درجے کی شر انگیزی نہیں تو اور کیا ہے" ؎۲

جناب مدیر "پیغام صلح"! ہمیں اس بات کا تو یقین ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے منکروں اور رسالت مآب کے باغیوں سے ان کی عقل و خرد چھین لیتا ہے لیکن ہمیں اس بات کا پہلی مرتبہ علم ہوا کہ وہ بصیرت کے ساتھ ساتھ بصارت سے بھی محروم کر دیے جاتے ہیں۔ وگرنہ یہ ممکن نہ تھا کہ دعوے پر تو آپ کی نظر پڑ جاتی اور دلیل دعوے نظروں سے اوجھل ہو جاتی ——

ہم نے جہاں مرزائیت کے انگریزی ساختہ و پرداختہ ہونے کا ذکر کیا اور اس کے ذریعے مسلمانوں کے قلوب واذہان سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حیثیت کو گرانے اور اہمیت کو گھٹانے کا تذکرہ کیا وہاں ثبوت کے طور پر اندرونی اور بیرونی شہادتیں بھی ذکر کی ہیں۔ جن میں مرزا غلام احمد کے اعترافات سے لے کر مرزائیت کے ہندو حمایتیوں اور شاعر رسالت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات تک شامل ہیں جو نہ جانے "پیغام صلح" کے مدیر کو کیوں نظر نہیں آئے؟

اور اگر مدیر "پیغام صلح" کی مراد غلط بیانیوں سے ان حوالوں کی تغلیط ہے جو مدیر "ترجمان الحدیث" نے اپنے مضمون میں پیش کیے ہیں تو ہم انہیں چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ان میں کسی ایک حوالے کو غلط ثابت کر دیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں وگرنہ ہم یہی کہیں گے ۔

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

؎۱ ؎۲ لاہوری مرزائی اخبار "پیغام صلح" ۹ر جون ۱۹۷۱ء

رہی بات شر انگیزیوں کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزائیت ساری کی ساری ہی شر انگیز اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے اور جب بھی اس کا ذکر آئے مسلمانوں کے خلاف اس کی شر انگیزیوں کا تذکرہ کیے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

مدیر "پیغام صلح" یہ کہہ کر معلوم نہیں کسی کو بہکانا اور ورغلانا چاہتے ہیں کہ مرزائیت مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی پاک تعلیمات پر مبنی ہے۔ حالانکہ چھوٹے بڑے سب جانتے ہیں کہ مرزائیت کی اساس مکہ و مدینہ پر نہیں قادیان، ربوہ اور لاہور پر ہے۔ یا پھر اس گورے آقا کے دلیس پر جس نے اسے وجود بخشا اور پروان چڑھایا کہ خود مرزا غلام احمد جس کا معترف اور اقراری ہے۔

"میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے .... یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف ہیں کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو لوگوں کے دلوں میں جما دیں۔" [1]

"پیغام صلح" کے مدیر یہ بتلانے کی زحمت گوارہ کریں گے کہ مکہ اور مدینہ کی وہ کون سی تعلیمات ہیں جن میں کافر استعمار کی خدمت میں روح کے جوش کے ساتھ مشغول و مصروف ہونے کی ہدایت کی گئی اور کفر کے احسانات و فوائد ظاہر کرنے اور کفار کی اطاعت کی فرضیت لوگوں کے دلوں میں جمانے کی تاکید کی گئی ہے؟

حالانکہ مکی و مدنی تعلیمات ہمیں اس کے برعکس یہ سمجھاتی اور ہمارے دل و دماغ کو یوں گرماتی ہیں:

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

اور مشرکوں سے سب کے سب لڑو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کا ساتھی ہے [2]

اور فرمایا:

---

[1] درخواست مرزا غلام احمد قادیانی بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۱

[2] سورہ توبہ آیت ۳۶

فَاقْتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

ان یہودیوں اور عیسائیوں سے جہاد کرو جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور یوم آخرت کو نہیں مانتے اور نہ ہی ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور رسول اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی سچے دین کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان سے لڑو اور تب تک لڑو جب تک کہ زیرنگیں ہو کر جزیہ نہیں ادا کرتے[1]

مکی اور مدنی ارشادات تو کفار کو مطیع کرنے اور مطیع رکھنے کی تلقین کرتے ہیں اور رسول ہاشمیؐ اس پر یہ نوید سناتے ہیں :-

ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار

کسی بھی بندے کے قدم جہاد کرتے ہوئے غبار آلود نہیں ہوتے مگر جہنم کی آگ اس پر حرام ہو جاتی ہے[2]

اور مرزا غلام احمد قادیانی خود مسلمانوں کو کفار کی دعوت دیتا اور ان کی غلامی کے طوق کو گلے میں پہننے کی تلقین کرتا اور اس کی فرضیت لوگوں کے دلوں میں بٹھاتا ہے۔ کیا یہ ہدایات اور وہ ارشادات ایک ہی ہیں۔

منصفی دنیا سے ساری اٹھ گئی
اے بتو! ایمانداری اٹھ گئی

اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ مرزائی اخبار مرزا سے نقل کرتا ہے :-

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں میں وہ مہدی موعود ہوں جس کے مقابلہ میں ان علماء کی پیش نہیں جاتی"

اور اخبار اپنی طرف سے اس پر یوں حاشیہ چڑھاتا ہے :-

---

[1] سورہ توبہ [2] بخاری، مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی، مسند احمد، مسند طیالسی بالفاظ بخاری۔

"اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں"۔ ؎

اور "پیغام صلح" کے مدیر صاحب اجانتے ہوئے کس کی فتح اور کس پر فتح یابی پر شادیانے بجائے جا رہے ہیں؟ اپنی ولایتی آقاؤں کی فتح پر اور امت محمدیہ پر غلبہ پانے اور ان میں اپنی تلوار کی چمک دکھانے پر۔ اب بھی کہتے ہو کہ مرزائیت امت مسلمہ میں نقب لگانے اور ان کی وحدت اور ان کے شیرازہ ملت کو منتشر کرنے کے لیے وجود میں نہیں لائی گئی اور نہ ہی اس کا مقصد لوگوں کو مکہ و مدینہ سے ہٹانا اور سرورِ کونین سے ان کی توجہات کو ہٹانا نہیں تھا۔

پسینہ پونچھ لو اپنی جبیں سے

اور غلام احمد قادیانی کے فرزندِ ارجمند صاحب! تمہیں اپنی صداقت کے ثبوت کے لیے حوالہ بھی ملا تو اپنے چچا سام ہی سے اور اسے تم مسلمانوں کے منہ پر زبردست تھپڑ قرار دیتے رہو۔ حالانکہ خود تمہارے بادا مرزا غلام احمد قادیانی کا مذکورہ حوالہ تمہارے منہ پر زبردست تھپڑ ہے کہ تم خواہ مخواہ اس کے ذمہ وہ کچھ لگا رہے ہو جس سے وہ خود براءت کا اظہار کرتا ہے اور اس چیز کی اس سے نفی کرتے ہو جس کا وہ ببانگ دہل معترف اور اقراری ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اور اسی لیے تو ہم تمہیں مرزائی منافقوں کی جماعت قرار دیتے ہیں کہ تمہارے مقابلہ میں قادیانی مرزائی بات تو کھل کر کرتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں جس کا وہ عقیدہ رکھتے ہیں چنانچہ مرزائی اخبار "الفضل" کس دھڑلے سے اس کا اظہار کرتا ہے:۔

"یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی جاتی ہے کہ فی الواقع گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اس ڈھال کو ذرا ایک طرف کر دو اور دیکھو کہ زہریلے تیروں کی کیسی خطرناک بارش تمہارے سروں پر

؎ قادیانی اخبار الفضل، دسمبر ۱۹۱۸ء

ہوتی ہے۔

پس کیوں ہم اس گورنمنٹ کے شکرگزار نہ ہوں، ہمارے فوائد اس گورنمنٹ سے متحد ہوگئے ہیں اور اس گورنمنٹ کی تباہی ہماری تباہی ہے اور اس گورنمنٹ کی ترقی ہماری ترقی۔" لہ

اب سناؤ! غلط بیانی ہم نے کی یا تم نے اور شرانگیز وہ ہیں جو تمہاری شرانگیزیوں کی داستانوں کو نقل کرتے ہیں یا تم ہو جو شر کو پیدا کرتے، پروان چڑھاتے اور امتِ مسلمہ میں پھیلاتے ہو۔

اپنی جفا کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر!

بقیہ پسِ دیوارِ زنداں

کا کوئی مؤرخ اور اس کی تاریخ کا کوئی طالب علم اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

اس کتاب کی دلکشی رعنائی اور اثر آفرینی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ کوئی اسے شروع کرے تو پھر آخر تک اسے ختم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اس کی قبولیت اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ چند ہی دنوں میں اس کے دو ایڈیشن چھپ کر بازار سے نایاب ہو چکے ہیں اور اب اس کے شائقین کو تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا جو شاید جلد ہی مارکیٹ میں آجائے۔

معنوی خوبیوں کے ساتھ کتاب ظاہری خوبیوں سے بھی پوری طرح مرصع ہے۔ کتابت خوبصورت طباعت حسین تر، کاغذ اعلیٰ، گٹ اپ عمدہ اور جلد مضبوط اور پھر قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں۔ ۴۳۲ صفحے کی کتاب ان خوبیوں کے ساتھ اور قیمت پندرہ روپے ملنے کا پتہ۔ مکتبہ چٹان ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

لہ الفضل قادیان ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۵ء